روح کی خصلتیں

Shaykh Pod BOOKS

Shaykh Pod URDU

مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی سکون کا باعث بنتا ہے

روح کی خصلتیں۔

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2023 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط برتی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

روح کی خصلتیں۔

پہلی اشاعت .5 مئی 2023۔

کاپی رائٹ ©2023 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

فہرست کا خانہ

فہرست کا خانہ

اعترافات

مرتب کرنے والے کے نوٹس

تعارف

سو کی خصوصیات

گناہوں پر قائم رہنا

لوگوں کی اطاعت کرنا

سستی

فرمانبرداری میں خوشی

خواہش مند سوچ

حق کو رد کرنا

برے خیالات

دوسروں کے عیبوں کا مشاہدہ کرنا

خود ترسی

منافقت

لوگوں سے اجر طلب کرنا

اعلیٰ سماجی حیثیت کی تلاش

ضرورت سے زیادہ بولنا

تعریف اور تنقید

تقدیر سے سوال کرنا

دنیاوی مصروفیات

دکھاوا

لالچ

خود کی تعریف

غصہ

رزق پر زور دینا

ایک سخت روحانی دل

مثال کے طور پر رہنمائی

دنیا میں اضافی آرام

خواہشات کی تکمیل

دنیاوی صحبت

اعمال کے نتائج کو نظر انداز کرنا

دوسروں کے عیبوں کو بے نقاب کرنا

ابھی تک کھڑا

وقت ضائع

غصے پر قابو پانا

بیہودہ اور بری تقریر

بخل

جھوٹی تعریف

حسد

حلال رزق کے لیے کوشش کرنا

مستقل اطاعت

احسانات کی گنتی

مزہ آ رہا ہے

شکرگزاری کا مظاہرہ کرنا

مراعات پر عمل کرنا

غلطیوں کو نظر انداز کرنا

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو متاثر کیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روزِ آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور بے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاہیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تہہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو ShaykhPod.Books@gmail.com پر دی جا سکتی ہیں ۔

تعارف

اعلیٰ کردار کے حصول کے لیے مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے کردار سے جو بھی منفی خصلت رکھتے ہوں اسے نکال دیں۔ اس لیے اس مختصر کتاب میں کچھ منفی خصلتوں اور ان کے علاج پر مختصراً گفتگو کی جائے گی۔

جامع ترمذی نمبر 2003 میں موجود حدیث کے مطابق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ قیامت کے ترازو میں سب سے وزنی چیز حسن اخلاق ہوگی۔ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں سے ایک ہے جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ نمبر 68 القلم آیت نمبر 4 میں فرمائی ہے:

‘‘اور بے شک آپ بڑے اخلاق کے مالک ہیں۔’’

لہٰذا تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اعلیٰ کردار کے حصول کے لیے قرآن پاک کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو حاصل کریں اور اس پر عمل کریں۔

سو کی خصوصیات

گناہوں پر قائم رہنا

روح کی پہلی منفی خصلت یہ ہے کہ جب کوئی شخص رضاکارانہ طور پر نیک اعمال انجام دیتا ہے، توبہ کیے بغیر گناہوں پر قائم رہتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ گناہوں کے اثر کو معمولی سے بھی کم نہ سمجھیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ پہاڑ چھوٹے پتھروں سے بنتے ہیں۔

اس کے علاوہ، گناہوں کو چھوڑنے کے بعد رضاکارانہ اعمال کو انجام دینے کے لئے زیادہ ضروری ہے .لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ گناہوں کو چھوڑنے کی طرف توجہ دیں اور پھر نفلی اعمال کے ذریعے اس کی پیروی کریں۔ اس سے وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جائیں گے۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 6502 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

لوگوں کی اطاعت کرنا

اگلی منفی صفت ان چیزوں میں لوگوں کی اطاعت کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا باعث بنتی ہیں۔ ایک شخص اس طرح برتاؤ کرتا ہے جیسا کہ اسے یقین ہے کہ دوسرے لوگ انہیں کسی نہ کسی طرح فائدہ دے سکتے ہیں یا کسی نقصان سے بچا سکتے ہیں۔ درحقیقت انسان کو یہ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اگر کوئی مسلمان لوگوں کی اطاعت کرے اور اللہ کی نافرمانی کرے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے خلاف کر دے گا اور ان کے منفی اثرات سے ان کو محفوظ نہیں رکھے گا۔ لیکن اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے، خواہ وہ لوگوں کو ناگوار کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ انہیں ان کے منفی اثرات سے محفوظ رکھے گا اگرچہ یہ تحفظ ان پر ظاہر نہ ہو۔ باب 10 یونس، آیت 107:

اور اگر اللہ تمہیں کوئی مصیبت پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر وہ تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے..."

ایک مسلمان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ لوگ مکمل طور پر اللہ تعالیٰ پر منحصر ہیں۔ حقیقت میں جو خود کفیل نہیں ہے وہ دوسروں کی ضروریات پوری کرنے سے عاجز ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف چند لوگوں کو دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے لیکن نعمتوں کا سرچشمہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ لہٰذا اگر کوئی اس وسیلہ کی اطاعت کرے جس میں اس کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور تقدیر کا صبر کے ساتھ سامنا کرنا شامل ہے تو وہ ہمیشہ حمایت حاصل کرے گا لیکن اگر وہ اس وسیلہ کی نافرمانی کرے گا تو وہ کسی دوسرے سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے گا جو خود مدد کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ یہ ایک گمشدہ مسافر کی طرح ہے جو دوسرے گمشدہ مسافر سے ہدایت کی تلاش میں ہے۔ باب 3 علی عمران، آیت 175:

‘‘تو ان سے مت ڈرو، بلکہ مجھ سے ڈرو۔’’

سستی

روح کی اگلی منفی صفت یہ ہے کہ جب کوئی کاہل ہو جاتا ہے اور وہ رضاکارانہ نیک اعمال سے منہ موڑ لیتا ہے جو وہ کرتے تھے۔ جب کوئی مسلمان اس رویے سے بے پرواہ ہو تو اس سے بھی برا ہوتا ہے۔ اس سے بڑا یہ ہے کہ جب ایک مسلمان اپنی غفلت کی وجہ سے ان کی سست روی سے واقف بھی نہ ہو۔ بدتر وہ ہے جب کوئی یقین کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سخت محنت کر رہے ہیں، حالانکہ وہ صرف سست ہو چکے ہیں۔ ایسا اس وقت ہوسکتا ہے جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا کہ اس نے انہیں علم، طاقت، تحریک اور عمل صالح کرنے کا موقع فراہم کیا۔ شکر گزاری کی کمی نعمتوں کو چھن جانے کا سبب بنتی ہے جو سستی کا باعث بنتی ہے۔ کسی کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی نعمتوں کا استعمال کرتے ہوئے شکر ادا کریں تاکہ انہیں مزید نعمتیں دی جائیں جو انہیں سستی سے روکے گی۔ باب ابراہیم، آیت 7 14:

"اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان کیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تم پر ضرور اضافہ کروں گا۔"

جسمانی کاہلی زیادہ کھانے پینے کی وجہ سے ہوسکتی ہے۔ جب کوئی اوور کھاتا ہے تو اس سے خواہشات کو تقویت ملتی ہے جس کی وجہ سے فرمانبرداری کے کاموں میں سستی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا زیادہ کھانے سے اجتناب کرتے ہوئے صالح پیشواؤں کے نقش قدم پر چلنا چاہیے۔ اس سے ان کی جسمانی اور روحانی صحت میں فائدہ ہوگا۔ زیادہ کھانے سے پرہیز خواہشات کو کمزور کر دیتا ہے جس کے نتیجے میں سستی دور ہو جاتی ہے۔ درحقیقت اگر کوئی مسلمان جامع ترمذی نمبر 2380 میں موجود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت پر عمل کرے تو یہ سستی کو روکے گا اور جسم کی بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔ یعنی معدہ کو تین حصوں میں تقسیم کرنا۔ ایک حصہ کھانے سے، ایک تہائی پانی سے اور باقی تیسرا خالی چھوڑ دیا جائے۔ یہ مکمل ہونے سے پہلے خود کو کھانے یا پینے سے روک کر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ایک شخص کی سستی کا علاج خود کو مسلسل یاد دلانے سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ اس کا وقت کتنا محدود ہے۔ اگر کسی نے اپنے وقت کا استعمال نہ کیا تو وہ اس دنیا سے خالی ہاتھ اور بڑے افسوس کے ساتھ چلے جائیں گے۔ یہ سوچ انسان کو سستی چھوڑنے اور نیک کاموں میں جدوجہد کرنے کی ترغیب دے سکتی ہے۔

فرمانبرداری میں خوشی

روح کی ایک اور منفی خصلت یہ ہے کہ جب کوئی ان میں خوشی پائے بغیر مذہبی فرائض انجام دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی شخص کو کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی کیونکہ کچھ جسمانی فرائض جیسے کہ روزہ رکھنا مشکل ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمل کو مکمل کرنے کے بعد وہ اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ انہیں اس کو انجام دینے کی طاقت دی گئی تھی۔ یہ کسی کی نیت میں اخلاص کی کمی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو نہ صرف نیک اعمال بجا لانے کی کوشش کرنی چاہیے بلکہ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ ان کو صحیح نیت کے ساتھ انجام دیں یعنی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے۔

خواہش مند سوچ

روح کی ایک اور منفی صفت یہ ہے کہ جب کوئی شخص نجات کی امید رکھتا ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہیں کرتا ہے۔ اس میں اس کے احکام کو پورا کرنا، اس کی ممانعتوں سے پرہیز کرنا اور تقدیر کا صبر کے ساتھ سامنا کرنا شامل ہے۔ یہ اللہ عزوجل کی رحمت سے امید نہیں ہے، یہ صرف خواہش مندانہ سوچ ہے۔ حقیقی امید اس وقت ہوتی ہے جب کوئی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت کو استعمال کرتے ہوئے اس کی اطاعت میں کوشش کرتا ہے اور پھر امید کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے گا۔ خواہش مندانہ سوچ وہ ہے جب کوئی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوئی یا کم سے کم کوشش نہیں کرتا، اور پھر امید کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بچا لے گا۔ یہ اس کسان کی طرح ہے جو بیج بونے یا اپنے کھیتوں کو پانی دینے میں ناکام رہتا ہے اور پھر بھی امید رکھتا ہے کہ وہ اچھی فصل حاصل کریں گے۔

حق کو رد کرنا

روح کی منفی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ جب وہ اپنی خواہشات کے خلاف ہو تو وہ سچائی کو ترجیح نہیں دیتی۔ یہ اس وقت بدتر ہو سکتا ہے جب کوئی شخص اپنی تمام خواہشات خصوصاً غیر قانونی خواہشات کا پیچھا کرتا ہے۔ اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ صرف جائز خواہشات کی پیروی کرے اور غیر ضروری خواہشات سے بچنے کی پوری کوشش کرے کیونکہ اس سے وہ اپنی خواہشات کی محبت میں گرفتار ہو سکتا ہے۔ یہ محبت انہیں سچائی کو قبول کرنے سے روکے گی جب یہ ان کے سامنے پیش کیا جائے گا اگر یہ ان کی بہت پیاری خواہشات کے خلاف ہو۔ ایک مسلمان کو اپنی رائے یا جذبات کی پرواہ کیے بغیر ہمیشہ حق کو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔

برے خیالات

روح کی ایک اور منفی صفت یہ ہے کہ انسان کو ایسی چیزوں کے بارے میں سوچنا اچھا لگتا ہے جو اسلام میں قابل تعریف نہیں ہیں۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان اس حقیقت سے غافل ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے باطن کا اسی طرح مشاہدہ کرتا ہے جس طرح وہ ان کے ظاہری اعمال کا مشاہدہ کرتا ہے۔ باب 50 ق، آیت 16:

’’اور ہم نے انسان کو پہلے ہی پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کا دل اس کے دل میں کیا وسوسہ ڈالتا ہے‘‘۔

یہ ذہنیت خطرناک ہے کیونکہ یہ کسی کو اپنے خیالات پر عمل کرنے کی ترغیب دیتی ہے جو گناہوں کا باعث بن سکتی ہے۔ درحقیقت، گناہ کی ابتداء برائی کا تصور ہے۔ اگر کوئی مسلمان اسے ناپسند کر کے ہلاک نہیں کرے گا تو وہ مزاحم ہو جائے گا۔ اگر مسلمان مزاحمت نہ کرے تو وسوسے ہو جاتے ہیں۔ اگر ان وسوسے پر نظم و ضبط کے ذریعے قابو نہ پایا گیا تو یہ عمل کی طرف لے جائیں گے۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہمہ گیر نگاہوں کو مسلسل یاد دلاتے ہوئے الٰہی بصیرت کی نگہبانی اختیار کرے۔ انہیں اپنے وقت کو صالح یا حلال کام کرنے میں لگانا چاہیے۔

دوسروں کے عیبوں کا مشاہدہ کرنا

روح کی ایک اور منفی صفت یہ ہے کہ جب انسان دوسروں کے عیبوں کا اندازہ لگانے میں اتنا مصروف ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے عیبوں سے غافل ہو جاتا ہے۔ جو لوگ دوسروں کے عیبوں کو ظاہر کرتے ہیں وہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے عیبوں کو ظاہر کرتا ہے اور انہیں کھلے عام رسوا کرتا ہے۔ اس کی تصدیق سنن ابن ماجہ نمبر 2546 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔ جو لوگ اپنے عیبوں سے غافل ہیں وہ کم از کم دوسروں کے عیبوں کو چھپائیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے عیوب کو چھپائے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے کردار پر غور کرنا چاہیے اور اسلامی علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کے ذریعے منفی خصلتوں کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

خود ترسی

روح کی منفی خصلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جب ایک مسلمان خود پر رحم کرتا ہے۔ یہ دیگر منفی خصلتوں کا باعث بن سکتا ہے، جیسے ناشکری۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ان گنت نعمتوں کو ہمیشہ یاد رکھے جو ان کے پاس ہیں۔ اس حقیقت کو سمجھنے کی حقیقت کہ ایک نعمت کو کھونا اور پھر بھی ان گنت چیزوں کا ہونا ایک ایسی چیز ہے جس کا تمام مسلمانوں کو شکر گزار ہونا چاہیے۔ باب 16 النحل، آیت 18:

"اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو ان کو شمار نہیں کر سکتے۔"

منافقت

روح کی اگلی منفی صفت ظاہری چیزوں میں مشغول ہونا ہے، جیسے کہ ظاہری عاجزی دل میں نہ ہو۔ ایک مسلمان کو صحیح مسلم نمبر 6542 میں موجود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو یاد رکھنا چاہیے۔ یہ نصیحت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی ظاہری شکل کو نہیں دیکھتا بلکہ اس کے دل کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اندرونی وجود .ظاہری عاجزی اس کے دل میں موجود نہ ہو منافقت کی ایک قسم ہے جس سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔ اپنے باطن کو درست کرنے پر توجہ مرکوز کرنا اور پھر ظاہری حالت کی طرف جانا زیادہ ضروری ہے۔

لوگوں سے اجر طلب کرنا

روح کی اگلی منفی صفت لوگوں کی مدد کرنے کے بعد ان سے معاوضہ طلب کرنا ہے۔ ایک مسلمان کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اگر وہ لوگوں کی خاطر عمل کریں گے تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اجر نہیں ملے گا۔ درحقیقت جامع ترمذی نمبر 3154 میں موجود ایک حدیث کے مطابق قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا کہ جن لوگوں کے لیے انہوں نے عمل کیا ان سے اپنا اجر طلب کریں جو ممکن نہیں ہوگا۔ جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عمل کرتا ہے تب ہی وہ اس سے اجر پاتا ہے۔ اس صحیح نیت کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دوسروں کی مدد کرنے کے بعد ان سے معاوضہ یا شکر گزاری نہیں کرتا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 264:

‘‘اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے صدقات کو نصیحتوں سے باطل نہ کرو۔’’

اعلیٰ سماجی حیثیت کی تلاش

روح کی منفی خصلتوں میں سے ایک علم کے ذریعے قیادت اور شہرت کا حصول ہے۔ اس میں کسی کے علم پر فخر کرنا اور ظاہر کرنا شامل ہے۔ یہ ایک خطرناک خصوصیت ہے جو کسی کو سیدھا جہنم میں لے جا سکتی ہے۔ اس کی تصدیق سنن ابن ماجہ نمبر 259 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

اس کا علاج اس بات کو سمجھ کر کیا جا سکتا ہے کہ ہر ایک علم یا کوئی دوسری نعمت جس کے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور نے عطا کی ہے۔ لہٰذا فخر کرنے کے بجائے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں مصروف رہنا چاہیے کہ انہوں نے جہالت سے بچایا۔ درحقیقت اپنے علم پر فخر کرنے والا درحقیقت جاہل ہے کیونکہ فائدہ مند علم انسان کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ عاجز اور ڈرنے والا بنا دیتا ہے۔ باب 35 فاطر، آیت 28:

”اللہ سے صرف وہی ڈرتے ہیں جو اس کے بندوں میں سے علم رکھتے ہیں“۔

ضرورت سے زیادہ بولنا

روح کی ایک اور منفی صفت اکثر بات کر رہی ہے۔ یہ لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یا جب کوئی بیہودہ اور برے الفاظ کے خطرے کو نہیں سمجھتا ہے۔ ایک مسلمان کو

معلوم ہونا چاہئے کہ ان کی تقریر ریکارڈ کی گئی ہے اور ان سے ان کا حساب لیا جائے گا۔ باب ق، آیت 18 50:

‘‘وہ]یعنی انسان [کوئی لفظ نہیں بولتا سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ ایک مبصر تیار ہوتا ہے۔’’

سنن ابن ماجہ نمبر 3970 میں موجود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ اس میں متنبہ کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن جہنم میں جانے کے لیے صرف ایک برے لفظ کی ضرورت ہے۔ درحقیقت سنن ابن ماجہ نمبر 3973 میں موجود ایک حدیث کے مطابق قیامت کے دن لوگوں کے جہنم میں داخل ہونے کا سب سے بڑا سبب تقریر ہے۔

صحیح بخاری نمبر 6018 میں موجود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر لیکن انتہائی دوررس نصیحت پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لیے بہتر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو نصیحت کی کہ یا تو اچھے الفاظ بولیں یا خاموش رہیں۔ باب 4 النساء، آیت 114:

ان کی زیادہ تر نجی گفتگو میں کوئی بھلائی نہیں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو صدقہ کرنے کا " حکم دیتے ہیں یا جو حق ہے یا لوگوں کے درمیان صلح کرواتے ہیں۔ اور جس نے یہ کام اللہ کی رضامندی کے لیے کیا تو ہم اسے بہت بڑا اجر دیں گے۔

تعریف اور تنقید

روح کی ایک اور منفی صفت حد سے زیادہ تعریف اور مذمت سے منسلک ہے۔ یہ تب ہوتا ہے جب کوئی دوسروں کی حد سے زیادہ تعریف کرتا ہے جب وہ خوش ہوتے ہیں یا جب وہ ناراض ہوتے ہیں تو ضرورت سے زیادہ تنقید کرتے ہیں۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص اسلامی تعلیمات کے مطابق کرنے کی بجائے اپنی خواہشات اور خواہشات کے مطابق دوسروں کی تعریف اور مذمت کرتا ہے۔ یعنی ان لوگوں کی تعریف کرنی چاہیے جن کی اللہ تعالیٰ، تعریف کرتا ہے اور ان کی مذمت کرتا ہے، بغیر کسی حد سے تجاوز کرتے ہوئے تعریف میں جھوٹ بولتے ہیں یا تنقید کرتے وقت دوسروں کی توہین کرتے ہیں۔ تنقید ہمیشہ تعمیری ہونی چاہیے اور نجی طور پر نرمی سے کی جانی چاہیے۔ جو لوگ اس طرزِ عمل کی مخالفت کرتے ہیں وہ صرف دوسروں کو شرمندہ کرتے ہیں اور اس لیے انہیں حق کو قبول کرنے سے مزید دور کر دیتے ہیں۔ دوسروں کی تعریف کرنا ان کی حوصلہ افزائی کا ایک اچھا طریقہ ہے خاص طور پر بچوں کو۔ لیکن یہ حد کے اندر ہونا چاہیے اور دوسروں کی تعریف کرتے وقت کبھی بھی فضول الفاظ یا جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔

تقدیر سے سوال کرنا

اللہ تعالیٰ کے الہی انتخاب اور رہنمائی کے لیے۔ ایک روح کی اگلی منفی صفت ناشکری ہے۔ اور مسلمان کو اس حقیقت کو سمجھنا چاہیے کہ وہ صرف چیزوں کی ظاہری شکل کو جانتا ہے اپنے انتخاب کے نتائج کو دیکھنے میں انتہائی کم نظر ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے اندر اور پر برتر رہے نتیجہ کو جانتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا انتخاب اور فیصلہ ہمیشہ اپنے بندے کے انتخاب اگر کوئی شخص ہمیشہ اس کی خواہشات کو پورا کرتا ہے تو وہ بالآخر اسے تباہ کر دیتا ہے۔ گا۔ اللہ تعالیٰ کے انتخاب سے ناخوش ہونے سے اس کی پسند میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ اس کا نتیجہ صرف اللہ تعالیٰ کے غضب کی صورت میں نکلے گا۔ اس لیے بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب کو قبول کر لیا جائے کیونکہ یہ ہمیشہ بھلائی کی طرف لے جاتا ہے چاہے انسان کو حکمت فرمان کے پیچھے .باب 2 البقرہ، آیت 216 نظر نہ آئے۔:

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز "پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

دنیاوی مصروفیات

روح کی ایک اور منفی صفت دنیاوی چیزوں اور معاملات میں حد سے زیادہ مشغول ہو جانا ہے۔
اگر یہ کسی کی ضروریات سے ہٹ کر کیا جاتا ہے تو یہ انہیں آخرت کی تیاری سے غافل کر دے
گا جس میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور صبر کے ساتھ تقدیر
مادی دنیا سے فائدہ اٹھانے میں وہ کا سامنا کرنا شامل ہے۔ اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ
بغیر کسی فضول خرچی اور فضول خرچی مصروف ہو تاکہ اپنی ضروریات اور ذمہ داریوں کو
پھر انہیں آخرت کی تیاری پر توجہ دینی چاہیے۔ جو بھی اس حد سے تجاوز کے پورا کرے۔ اور
کرتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کے خلاف ہے جو سنن ابن ماجہ نمبر
بنا میں موجود ہے۔ آپ نے نصیحت کی کہ مسلمان اس وقت تک اپنے اسلام کو بہترین نہیں 3976
جس سے انہیں کوئی سروکار نہیں۔ مادی دنیا جب تک کہ وہ چیزوں سے پرہیز نہ کرے۔ سکتا
.ان کی فکر نہیں ہے کسی کی ضروریات اور ذمہ داریوں سے ماورا ہے۔

دکھاوا

روح کی منفی خصلتوں میں سے ایک اپنے اعمال صالحہ کو لوگوں کے سامنے دکھانا ہے۔ اگر وہ لوگوں کی خاطر عمل کریں گے تو انہیں اللہ تعالیٰ کی کہ مسلمانوں کو یہ سمجھ لینا چاہیے ۔ درحقیقت سنن ابن ماجہ نمبر 4203 میں گا طرف سے دنیا یا آخرت میں کوئی اجر نہیں ملے موجود حدیث کے مطابق ان لوگوں کو قیامت کے دن کہا جائے گا کہ وہ ان لوگوں سے اپنا اجر طلب کریں جن کے لیے انہوں نے عمل کیا جو ممکن نہیں ہوگا۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے لوگوں کو خوش کرنا بے وقوفی ہے کیونکہ لوگ انہیں اللہ تعالیٰ سے محفوظ نہیں اس دنیا میں ان پر کوئی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے تو لوگوں کی ناراضگی اگر رکھ سکتے۔ جبکہ یا اگلے میں بھی اگر یہ خدائی تحفظ ان پر واضح نہ ہو۔ کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

لالچ

ایک اور منفی صفت دنیاوی چیزوں کے لیے انتہائی لالچ ہے۔ اس کی وجہ سے دنیاوی روح کی چیزوں کے حصول میں بہت زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے۔ اس کی وجہ سے انسان ابدی آخرت کی تیاری سے غافل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، شدید لالچ اکثر انسان کو دنیاوی چیزیں غیر قانونی طریقے سے حاصل کرنے کا سبب بنتا ہے۔ یہ رویہ ایک متمول شخص کو اس کی مسلسل ضرورت کی وجہ سے غریب بنا سکتا ہے۔ اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو دنیاوی چیزوں کا غلام نہ بنائے جب کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونا چاہیے۔ انسان کو صرف وہی ملے گا جو آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے اس کے لیے مختص کیا گیا تھا۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 6748 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ یہ تقسیم نہیں بدلے گی خواہ کوئی شخص کتنا ہی لالچی کیوں نہ ہو۔ اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس دنیا میں اپنی ضروریات اور ذمہ داریوں کو فضول خرچی، اسراف اور زیادتی کے بغیر اسلام کی تعلیمات کے مطابق پورا کرنے کی کوشش کرے اور اپنی بقیہ کوششیں آخرت کی تیاری کے لیے وقف کرے۔

خود کی تعریف

روح کی ایک اور منفی صفت یہ ہے کہ جب کوئی اپنے اعمال کو اچھا سمجھتا ہے اور دوسروں کی کوششوں اور نیک اعمال کو حقیر سمجھتا ہے۔ ایک مسلمان کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ان کے پاس جو بھی اچھا کام ہے یا وہ نیک عمل جو وہ انجام دیتے ہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ممکن ہے، الہام، علم، طاقت اور نیک عمل کو انجام دینے کے موقع کی صورت میں۔ اس لیے انہیں دوسروں کے اعمال کو حقیر سمجھنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ یہ رحمت آسانی سے دوسروں کو منتقل ہو سکتی ہے۔

اس کے علاوہ، ایک شخص کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اس کی زندگی یا دوسروں کی زندگی کا نتیجہ ان کے لئے نامعلوم نہیں ہے .ہو سکتا ہے کہ وہ اس حال میں مر جائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو گا اور جس کی طرف وہ حقارت کی نگاہ سے دیکھیں گے وہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گا۔ لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہ اپنے کسی کام یا کام پر فخر نہ کریں بلکہ اس کی سچی اطاعت کے ذریعے برے انجام سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیں، جس میں اللہ تعالیٰ کے احکام کو پورا کرنا، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور اس کا سامنا کرنا شامل ہے۔ صبر کے ساتھ تقدیر.

غصہ

روح کی ایک اور منفی صفت یہ ہے کہ جب کوئی اپنی خواہشات کے مطابق اپنی خاطر غصہ کرتا ہے۔ مسلمان کو صرف اللہ کی رضا کے لیے ناراض ہونا چاہیے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو صرف غصہ آتا ہے۔ لیکن اس طرح کے معاملات میں بھی ان کا ردعمل اسلام کی حدود میں ہونا چاہیے اگر ایسا نہیں ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کا غصہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نہیں ہے۔ یہ حال تھا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنہوں نے کبھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے غضبناک ہوئے۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 3560 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

رزق پر زور دینا

روح کی اگلی منفی صفت یہ ہے کہ کسی کے ضامن رزق کے بارے میں انتہائی فکرمندی اور ان چیزوں کے بارے میں فکرمندی کا فقدان ہے جس کا انہیں حکم دیا گیا ہے، یعنی فرائض کی ادائیگی۔ جب یہ فکر انتہا تک پہنچ جاتی ہے تو یہ غیر قانونی طریقوں سے رزق کی تلاش کی طرف لے جا سکتی ہے۔ ایک مسلمان کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے اور ان کے رزق کی ضمانت دی ہے۔ جس طرح وہ اس بات میں شک نہیں کرتے کہ اس نے انہیں پیدا کیا ہے انہیں اس میں شک نہیں کرنا چاہئے کہ وہ اکیلا ہی انہیں رزق دیتا ہے۔ باب 30 اروم، آیت 40:

"...اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہیں رزق دیا"

درحقیقت اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے ہر مخلوق کے لیے رزق مختص کر رکھا ہے۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 6748 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔ جو چیز ان کے لیے بہت پہلے مختص کی گئی تھی وہ کیسے حاصل نہیں ہو سکتی؟

ایک سخت روحانی دل

روح کی اگلی منفی خصلت یہ ہے کہ جب کوئی شخص سچے دل سے توبہ کیے بغیر اکثر گناہ کرتا ہے۔ سنن ابن ماجہ نمبر 4244 میں موجود ایک حدیث کے مطابق جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اس کے روحانی قلب پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے۔ یہ سیاہی اس وقت تک بڑھتی ہے جب تک کہ ان کا پورا روحانی دل تاریکی میں ڈوب نہ جائے۔ سخت دل آدمی اپنے فرائض سے غافل ہو جائے گا اور گناہ کرتا رہے گا۔ لہٰذا مسلمانوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے سچے دل سے توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں ثابت قدم رہیں۔ یہ ایک خالص روحانی دل کی طرف لے جائے گا۔ باب 26 اشعرا، آیات 88-89:

’’جس دن مال اور اولاد کسی کے کام نہ آئے گی۔ لیکن صرف وہی جو اللہ کے پاس سچے دل کے ساتھ آتا ہے۔"

مثال کے طور پر رہنمائی

روح کی منفی خصلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی دوسروں کو نصیحت کرتا ہے اور خود تعلیمات پر عمل کرنے سے غفلت برتتا ہے۔ زیادہ تر معاملات میں، اس طرح کے لوگ صرف شہرت حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں لہذا وہ اس پر توجہ مرکوز کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنی جانوں کو نظرانداز کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے علم پر عمل کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی مخلصانہ کوشش کریں اور پھر اپنے مشوروں سے دوسروں کی مدد کریں۔ درحقیقت، اپنے مشورے پر عمل کرنے سے دوسروں کے طرز عمل پر محض الفاظ کے ذریعے نصیحت کرنے سے زیادہ اثر پڑے گا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے کسی کو کمال حاصل کرنا چاہیے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ خلوص نیت سے اپنے مشورے پر عمل کرنے کی کوشش کریں پھر دوسروں کو نصیحت کریں۔

دنیا میں اضافی آرام

روح کی ایک اور منفی صفت اس مادی دنیا میں ضرورت سے زیادہ سکون کی خواہش اور کوشش ہے۔ اس کی وجہ سے کوئی شخص اپنے فرائض سے غفلت برتنے اور آخرت کی تیاری میں کوشاں ہے۔ صحیح بخاری نمبر 6416 میں موجود حدیث پر مسلمان کو عمل کرنا چاہیے۔ یہ مشورہ دیتی ہے کہ مسلمان کو اس دنیا میں اجنبی یا مسافر کی طرح رہنا چاہیے۔ جو اس طرح کا برتاؤ کرے گا وہ سمجھے گا کہ یہ دنیا ان کا مستقل ٹھکانہ نہیں ہے اس لیے وہ اس میں ضرورت سے زیادہ آرام طلب نہیں کریں گے۔ اس کے بجائے وہ اپنے مستقل گھر یعنی آخرت میں اپنے لیے سکون فراہم کرنے کی کوشش کریں گے۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح مسلم نمبر 7417 میں موجود ایک حدیث میں تنبیہ فرمائی ہے کہ دنیا واقعی مومن کے لیے قید خانہ ہے۔ پھر مسلمان اس میں اضافی سکون کیسے حاصل کر سکتا ہے؟ جب کوئی صحیح ذہنیت کے ساتھ زندگی گزارتا ہے تو وہ ذہنی سکون کے ذریعے اس دنیا میں سکون پاتا ہے اور اگلے کے لیے بھی مناسب تیاری کرتا ہے۔

خواہشات کی تکمیل

روح کی منفی خصلتوں میں سے ہمیشہ اپنی خواہشات کو پورا کرنا ہے۔ یہ ایک خطرناک ذہنیت ہے کیونکہ یہ آسانی سے کسی کو حلال سے ناجائز خواہشات کی طرف لے جا سکتی ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کے لیے بہتر ہے کہ وہ ان خواہشات کو محدود رکھے جو وہ پوری کرتے ہیں چاہے وہ حلال ہوں۔ ضروری اور حلال خواہشات پر قائم رہنا اور کبھی کبھار دوسری جائز خواہشات سے لطف اندوز ہونا بہتر ہے تاکہ کسی کو راستے سے بھٹکنے سے روکا جا سکے۔

دنیاوی صحبت

نفس کی منفی خصلتوں میں سے دنیاوی وجوہات کی بنا پر لوگوں کی صحبت کی طرف حد سے زیادہ مائل ہونا ہے۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ ایک مسلمان اپنے ساتھیوں کی خصوصیات کو اپنائے گا۔ سنن ابوداؤد نمبر 4833 میں ایک حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔ اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ متقیوں کی طرف مائل ہو۔

اس کے علاوہ ایک مسلمان کو یہ جان لینا چاہیے کہ جب وہ اپنی قبر پر پہنچیں گے تو ان کے مال اور ساتھی انہیں چھوڑ دیں گے اور صرف ان کے اعمال ہی ان کے پاس رہیں گے۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 2379 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ خلوص نیت سے اعمال صالحہ انجام دینے کے بعد دنیاوی وجوہات کی بنا پر لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔ باب 43 از زخرف، آیت 67:

‘‘اس دن قریبی دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے نیک لوگوں کے۔’’

اعمال کے نتائج کو نظر انداز کرنا

روح کی منفی خصلتوں میں سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا سلسلہ جاری ہے، جب کہ یہ یقین رکھنے والا عذاب سے بچ جائے گا کیونکہ ابھی تک کوئی واضح سزا نہیں آئی۔ ایک مسلمان کو سزا میں تاخیر اور مکمل طور پر ترک کیے جانے کے درمیان فرق کو سمجھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اعمال کو نظر انداز نہیں کرتا بعض اوقات اعمال کے نتائج کو مؤخر کردیتا ہے تاکہ انسان کو سچے دل سے توبہ کرنے کا موقع مل سکے۔ لہٰذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس موقع کو اپنا وقت ختم ہونے سے پہلے اٹھائے۔

دوسروں کے عیبوں کو بے نقاب کرنا

روح کی اگلی منفی صفت وہ ہوتی ہے جب ایک شخص دوسروں کے عیبوں پر بحث کرنا پسند کرتا ہے۔ ایک مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے کہ جو شخص دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے گا اس کے عیب ظاہر ہوں گے۔ اور جو شخص دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے۔ اس کی تصدیق سنن ابن ماجہ نمبر 2546 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرے جیسا کہ وہ دوسروں کے عیبوں کو ظاہر نہ کرنے اور ان کو چھپانے کی بجائے دوسروں سے برتاؤ کرنا چاہتے ہیں۔

ابھی تک کھڑا

روح کی ایک اور منفی صفت یہ ہے کہ جب کوئی اپنے اعمال سے مطمئن ہو اور ان کو بہتر بنانے کی کوشش نہ کرے۔ ایک مسلمان کو کبھی بھی خاموش نہیں رہنا چاہیے اور اس کے بجائے قول و فعل اور دنیوی اور دینی معاملات میں بہتری کی کوشش کرنی چاہیے۔ کوئی بھی کاملیت کا مطالبہ نہیں کرتا ہے لیکن انہیں اپنے آپ کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے، جس طرح وہ اپنے دنیاوی مال و دولت کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

وقت ضائع

روح کی اگلی منفی صفت وقت کا ضیاع ہے۔ اس میں ان چیزوں میں مشغول ہونا بھی شامل ہے جن سے کسی شخص کو کوئی سروکار نہیں ہے۔ ایک مسلمان کو معلوم ہونا چاہیے کہ وقت ایک قیمتی تحفہ ہے جو گزر جانے کے بعد واپس نہیں آتا۔ موت اور آخرت میں لوگوں کو سب سے بڑا پچھتاوا اس دنیا میں دیا گیا وقت صحیح طریقے سے استعمال نہ کرنا ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دور رس حدیث پر عمل کرے جو سنن ابن ماجہ نمبر 3976 میں موجود ہے۔ یہ نصیحت کرتی ہے کہ کوئی شخص اپنے اسلام کو اس وقت تک بہترین نہیں بنا سکتا جب تک کہ وہ ان چیزوں سے پرہیز نہ کرے جو اس کے لیے نہیں ہیں۔ ان کی فکر کریں .اس میں فضول سرگرمیوں میں وقت ضائع کرنا بھی شامل ہے۔

غصے پر قابو پانا

روح کی منفی خصلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی اپنے غصے کو اپنے قابو میں کرنے دیتا ہے تو گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے۔ ایک مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے کہ غصے میں بولنا اور بولنا دنیاوی ندامت اور آخرت میں عذاب کا باعث ہے۔ غصے کی صورت میں اپنے اعمال پر قابو پانے کے لیے جسم کی پوزیشنوں کو تبدیل کرنا چاہیے اور خود کو زیادہ غیر فعال بنانا چاہیے، جیسے بیٹھنا۔ سنن ابوداؤد نمبر 4782 میں ایک حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔ اپنی بات پر قابو پانے کے لیے اس وقت تک خاموش رہنا چاہیے جب تک کہ اس کا غصہ ان سے نہ نکل جائے۔ امام بخاری کی، ادب المفرد، نمبر 245 میں اس کی نصیحت کی گئی ہے۔ غصے میں کہے جانے والے الفاظ اکثر جسمانی اعمال سے زیادہ دیرپا نقصان پہنچاتے ہیں۔

بیہودہ اور بری تقریر

روح کی اگلی منفی صفت بیہودہ اور بری بات ہے، جیسے جھوٹ بولنا۔ مسلمان کو صرف وہی کلمات ادا کرنے چاہئیں جو اس کے لیے دنیا یا آخرت میں فائدہ مند ہوں۔ صحیح مسلم کی حدیث نمبر 176 میں یہ نصیحت کی گئی ہے کہ وہ بری باتوں سے پرہیز کریں کیونکہ اس سے انہیں نقصان پہنچے گا اور ایسی باتوں سے پرہیز کریں جو نہ گناہ کی ہو اور نہ ہی فائدہ مند یعنی فضول باتوں سے، کیونکہ اس سے ان کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔ قیامت کے دن ان کے لیے بڑا ندامت ہو۔ ایک مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے کہ قیامت کے دن اسے جہنم میں گرانے کے لیے صرف ایک برے لفظ کی ضرورت ہے۔ اس کی تصدیق سنن ابن ماجہ نمبر 3970 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

بخل

روح کی اگلی منفی صفت بخل ہے۔ اس خصلت کی بنیادی وجہ مادی دنیا کی حد سے زیادہ محبت ہے۔ ایک مسلمان کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ جو کچھ بھی جمع کرتے ہیں وہ صرف دوسروں کے لطف اندوز ہونے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے جب کہ وہ اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ جبکہ وہ صدقہ کی صورت میں جو کچھ آگے بھیجیں گے وہ قیامت کے دن ان کی طرف سے گواہی دیں گے۔

اس کے علاوہ جامع ترمذی نمبر 1961 میں موجود حدیث کے مطابق کنجوس اللہ تعالیٰ سے دور، لوگوں سے دور، جنت سے دور لیکن جہنم کے قریب ہے۔ جبکہ سخی انسان اللہ تعالیٰ کے قریب، لوگوں کے قریب، جنت کے قریب اور جہنم سے دور ہوتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان فرضی فرائض سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے وقت صرف کرنے کی جدوجہد کرتا ہے تو وہ کم از کم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بہت سخی ہے، امید ہے کہ یہ رویہ ان کی نجات کا باعث بنے گا۔

جھوٹی تعریف

روح کی منفی خصلتوں میں سے وہ لوگوں کی طرف سے حاصل ہونے والی جھوٹی تعریفوں سے بہکایا جا رہا ہے۔ ایک مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے خفیہ اعمال اور ارادوں کے بارے میں اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر جانتے ہیں۔ لہٰذا انہیں کبھی بھی لوگوں کی تعریف سے دھوکے میں نہیں آنا چاہئے بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچائے گا کیونکہ وہ ان کے تمام اعمال اور نیتوں سے پوری طرح باخبر ہے۔

حسد

روح کی اگلی منفی صفت حسد ہے۔ ایک مسلمان کو معلوم ہونا چاہیے کہ دوسروں سے حسد کرنا اللہ تعالیٰ کے انتخاب پر براہِ راست تنقید ہے کیونکہ یہ نعمت کسی اور نے نہیں بلکہ حسد کرنے والے کو عطا کی ہے۔ درحقیقت حسد کرنے والے کو اللہ تعالیٰ سے مسئلہ ہے نہ کہ کسی دوسرے سے۔ یہ شخص کیسے کامیاب ہو سکتا ہے؟ ایک مسلمان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے، ہر ایک کو وہ عطا کرتا ہے جو اس کے لیے بہتر ہے، چاہے وہ یہ نہ سمجھے۔ انہیں بس اس کی پسند کے آگے سرتسلیم خم کرنا چاہیے اور اس کے حکموں کو پورا کرتے ہوئے، اس کی ممانعتوں سے اجتناب کرتے ہوئے اور ہر وقت صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کرتے ہوئے اس کے فرمانبردار رہنا چاہیے۔

حلال رزق کے لیے کوشش کرنا

روح کی منفی خصلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی سستی کی وجہ سے حلال رزق کا حصول ترک کر دیتا ہے اور اس کے بجائے دوسروں کو چھوڑ دیتا ہے، جیسے کہ سماجی فوائد ابھی تک، اللہ تعالیٰ پر اپنے اعلیٰ بھروسے کی وجہ سے اس طرز عمل کا دعویٰ کرتا ہے۔ ان کے لئے فراہم کریں .یہ تنقید ان لوگوں کی طرف نہیں ہے جو مراعات کے جائز حقدار ہیں۔ ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ پر توکل کے دونوں عناصر کو پورا کرنا چاہیے، ان وسائل کو استعمال کرتے ہوئے، جیسے کہ ان کی طاقت اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھ کر، جو اس نے وعدہ کیا ہے۔ باب ہود، آیت 6 11:

" اور زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں ہے کہ اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے اور وہ اس کے رہنے کی جگہ اور ذخیرہ کرنے کی جگہ کو جانتا ہے۔ سب کچھ واضح رجسٹر میں ہے۔"

مستقل اطاعت

روح کی ایک اور منفی صفت یہ ہے کہ جب کوئی یہ مانتا ہے کہ وہ پاکیزہ دل کا مالک ہے اور اس لیے اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس اطاعت میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کرنا شامل ہے۔ یہ قرآن کریم کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات سے بالکل متصادم ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پاکیزہ دل ابھی تک کسی کے پاس نہیں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سب سے زیادہ کوشش کی۔ صحیح بخاری نمبر 6471 میں اس کی مثال ملتی ہے کہ آپ نے رات کو اس قدر نفلی نماز پڑھی کہ آپ کے مبارک پاؤں پھول جاتے تھے۔

احسانات کی گنتی

روح کی منفی خصلتوں میں سے ان احسانات کو شمار کرنا ہے جو ایک دوسرے پر کرتا ہے۔ اس سے بلاشبہ وہ اجر منسوخ ہو جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خلوص نیت سے کام کرتا۔ 264 سورہ البقرہ آیت نمبر

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے صدقات کو نصیحت یا ایذا پہنچا کر باطل نہ کرو۔"

اگر کوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے عمل کرے تو اس سے اجر طلب کرنا چاہیے ورنہ کوئی نہیں، قیامت کے دن خالی ہاتھ چھوڑ دیا جائے گا۔ اس کی تنبیہ جامع ترمذی نمبر 3154 میں موجود ایک حدیث میں کی گئی ہے۔ جو کچھ انسان دوسروں کو دیتا ہے اس کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ ہر نعمت کا خالق اور حقیقی مالک ہے اس لیے انسان کو دوسروں کی مدد کرنے میں کبھی فخر نہیں کرنا چاہیے جب کہ مدد کا ذریعہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

مزہ آ رہا ہے

روح کی منفی خصلتوں میں سے ہر وقت دنیا میں تفریح کی خواہش اور کوشش کرنا ہے۔ جو ہمیشہ مذاق کے موڈ میں ہوتا ہے وہ ناپسندیدہ ہوگا اور سنگین مسائل پر بحث کرنے اور عمل کرنے سے گریز کرے گا، جیسے موت کی تیاری۔ یہ شخص اس رویے کی وجہ سے آخرت کی تیاری میں ناکام رہے گا اور اس لیے وہ آخرت میں خالی ہاتھ پہنچ جائے گا۔ اچھے موڈ میں ہونا قابل قبول ہے لیکن یہ کبھی بھی کسی کو سنجیدہ مسائل پر توجہ مرکوز کرنے سے نہیں روک سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 2305 میں موجود ایک حدیث میں تنبیہ کی ہے کہ بہت زیادہ ہنسنا روحانی قلب کو ہلاک کر دیتا ہے۔

شکرگزاری کا مظاہرہ کرنا

روح کی ایک اور منفی صفت یہ ہے کہ جب کوئی شخص یہ مانتا ہے کہ اسے صبر کی ضرورت ہے جب کہ حقیقت میں اسے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ جب انسان کو کوئی مشکل پیش آتی ہے تو اسے ان بے شمار نعمتوں کو یاد رکھنا چاہیے جو اس کے پاس موجود ہیں۔ اور انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے بندوں کے لیے بہترین فیصلہ فرماتا ہے چاہے وہ فوری طور پر انتخاب کے پیچھے حکمتیں نہ دیکھیں۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

"لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

یہ سچائیاں مشکل حالات میں بھی شکرگزار ہونے کی ترغیب دیں گی جہاں زیادہ تر لوگ صبر کا مظاہرہ کرنے کی توقع کرتے ہیں۔

مراعات پر عمل کرنا

روح کی منفی خصلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص اسلام کے احکام پر پوری طرح اور صحیح طریقے سے عمل کرنے کے بجائے مستقل مزاجی سے مراعات پر عمل کرتا ہے۔ صحیح بخاری نمبر 2051 میں موجود حدیث کے مطابق ایک مسلمان کو ایسی مشتبہ چیزوں سے بچنے میں ناکام ہو کر یہ رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیے جو آسانی سے حرام کی طرف لے جائیں۔

غلطیوں کو نظر انداز کرنا

روح کی ایک اور منفی صفت یہ ہے کہ جب کوئی اپنی غلطیوں اور گناہوں کو نظرانداز کرتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان اس رویے پر قائم رہے تو وہ ان غلطیوں اور گناہوں کا عادی ہو جائے گا اور پھر ان سے سچی توبہ کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ لہٰذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو مستقل طور پر دیکھے اور جب وہ کوئی گناہ کرے تو سچے دل سے توبہ کرے اور اسے نظر انداز کرنے سے گریز کرے۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ پہاڑ چھوٹے پتھروں سے بنا ہوتا ہے۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400 سے زیادہ مفت ای بکس: https://shaykhpod.com/books/
eBooks/AudioBooks کے لیے بیک اپ سائٹ:
https://archive.org/details/@shaykhpod

شیخ پوڈ ای بکس کے براہ راست پی ڈی ایف لنکس:
https://spebooks1.files.wordpress.com/2024/05/shaykhpod-books-direct-pdf-links-v2.pdf

https://archive.org/download/shaykh-pod-books-direct-pdf-links/ShaykhPod%20Books%20Direct%20PDF%20Links%20V2.pdf

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

آڈیو بکس: https://shaykhpod.com/books/#audio
روزانہ بلاگز: https://shaykhpod.com/blogs/
تصویریں: https://shaykhpod.com/pics/
جنرل پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/general-podcasts/
PodWoman: https://shaykhpod.com/podwoman/
PodKid: https://shaykhpod.com/podkid /
اردو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/urdu-podcasts/
لائیو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/live/

ڈیلی بلاگز، ای بکس، تصویروں اور پوڈکاسٹوں کے لیے گمنام طور پر واٹس ایپ چینل کو فالو کریں:
https://whatsapp.com/channel/0029VaDDhdwJ93wYa8dgJY1t

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائب کریں:
http://shaykhpod.com/subscribe

Achieve Noble Character